REGD No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۱۳ ذی الحجہ

فی پرچہ ۱۰ ؍

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۱ احسان ۱۳۳۸ ھش ۲۱ جون ۱۹۵۹ء | نمبر ۱۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آگئی۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۱۹ جون۔ بوقت ساڑھے نو بجے صبح۔

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ بعد دوپہر کچھ گھبراہٹ ہوئی۔ رات نیند اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی آگئی۔ آج صبح طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ساڑھے نو بجے صبح ۔ نخلہ ۱۹ جون ۱۹۵۹ء

محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب

کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی تعزیتی قراردادیں

ربوہ ۔۔۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے سابق امام مسجد لنڈن و سابق ناظر بیت المال محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب اور امیر جماعت احمدیہ کراچی محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب کی وفات پر حسب ذیل قراردادوں کے ذریعہ دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

—(۱)—

"محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ۱۹۰۹ء میں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ ۱۹۲۸ء تک جبکہ وہ سرکاری ملازم تھے۔ انہوں نے مختلف جماعتوں میں امیر کی حیثیت سے سلسلہ کی خدمت کی۔ اس کے بعد انہیں انگلستان میں ایک لمبے عرصہ تک تبلیغ اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔ ۱۹۳۳ء میں جب وہ واپس آئے۔ تو پہلے ناظر امور عامہ وخارجہ اور پھر ناظر بیت المال کی حیثیت سے انہوں نے سلسلہ کی نمایاں خدمات ادا کیں۔ اور خصوصاً بیت المال کو مضبوط بنانے میں نمایاں کام کیا۔ ۱۹۴۶ء میں آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ لیکن ایک معمولی وقفہ کے بعد بیماری کے باوجود آپ پھر بحیثیت ناظر بیت المال سلسلہ کا کام نہایت محنت اور جانفشانی سے کرتے رہے۔

ممبران صدر انجمن احمدیہ ان کی ان نمایاں خدمات اور ان کے اخلاص اور جذبہ عمل کے پیش نظر ان کی اس دائمی جدائی کو بشدت محسوس کرتے ہوئے دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محترم خان صاحب کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے خاص قرب سے نوازے۔ نیز آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین"

—(۲)—

"محترم چوہدری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی سلسلہ کے نہایت مخلص اور ممتاز فرد تھے۔ کئی سالوں سے وہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبر اور جماعت احمدیہ کراچی کے امیر کی حیثیت سے سلسلہ کی نمایاں خدمات بجالا رہے تھے۔ ان کی وفات یقیناً ہم سب کے لئے بہت بڑے صدمہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم ممبران صدر انجمن احمدیہ ان کی وفات پر دلی افسوس اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ اور اپنے خاص قرب سے نوازے اور ان کے تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین"

ہالینڈ، جرمنی، اور سوئٹزرلینڈ کے احمدی مشنوں میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

تقریب میں نومسلم یورپین باشندوں کے علاوہ پاکستان، ہندوستان، ترکی، سعودی عرب، شام اور یوگوسلاویہ کے مسلم احباب اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

مورخہ ۱۸ جون کو مشرق و مغرب کے ممالک میں قائم شدہ احمدیہ مشنوں اور مساجد میں عید الاضحیہ کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ عید کی نماز اور تقریب میں ان ممالک کے نومسلم احباب کے علاوہ متعدد ملکوں اور قوموں کے مسلم احباب اور دیگر سربرآوردہ حضرات نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ احمدیہ مشنوں کی طرف سے عید الاضحی کی تقریب کی اطلاعات برابر تاروں کے ذریعہ موصول ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہالینڈ، جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے احمدیہ مشنوں کی طرف سے آمدہ تاروں کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

۱۔ ہالینڈ

امام مسجد ہیگ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

"ہیگ کی احمدیہ مسجد میں عید الاضحی کی نماز عالمی عدالت انصاف کے نائب صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں حج اور قربانی کی فلاسفی نیز اسلامی اخوت اور رضا بالقضا کی اہمیت پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ نماز اور عید کی تقریب میں ہالینڈ کے نومسلم احباب کے علاوہ متعدد قوموں اور ملکوں کے مسلم احباب نامور شخصیتوں سفرا اور دیگر سربرآوردہ حضرات نے شرکت کی۔ مہمانوں کی اس موقعہ پر کھانے وغیرہ سے تواضع بھی کی گئی۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

آنریری ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ — مورخہ ۲۱ جون ۱۹۵۹ء

نفس امّارہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے عظیم لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں قرآن کریم کی روشنی میں انسانی نفس کی تین صورتوں کو بیان فرمایا ہے۔ اور اخلاق کی ارتقائی منازل کو ان تینوں حالتوں کے تعلق سے اسی نقطہ نظر سے واضح فرمایا ہے نفس کے یہ تین درجے حسب ذیل ہیں۔

اوّل نفس امّارہ ۔ دوم نفس لوّامہ سوم نفس مطمئنہ۔

نفس امارہ اس طبعی حالت کا نام ہے جو انسان اور حیوان میں مشترک ہے۔ اس کا خاصہ یہ ہے کہ یہ انسان کو بلا تمیز نیک و بد عمل پر اکساتا ہے۔

موجودہ تجرباتی علم النفسیات کا احاطہ تحقیق زیادہ تر نفس امارہ کی جانچ پڑتال تک محدود ہے۔ اس علم کی غرض صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ اپنے مادی ماحول سے انسان کس طرح متاثر ہوتا ہے۔ اور اس ماحول کے عوامل کس قسم کے اعمال پر اکساتے ہیں۔ نفس امارہ دراصل انسانی فطرت کی خالص طبعی حالت ہے۔ انسان کی اس حالت کو حیوانی نفسیات سے علیحدہ کرنا بہت مشکل ہے۔ اس حالت میں انسان بالکل حیوانوں کی طرح وقتی جذبات کی پیروی کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ تمام جاندار اشیاء کی بنیادی حالت ہے اور زندگی کا واحد ثبوت ہے۔ تمام زندگی کی حرکت کا یہی منبع ہے۔ اس لئے فعالیت کے لئے اس کا ہونا لازمی ہے۔

اس کے باوجود یہ ایک اندھی طاقت ہے۔ اسی طرح کی اندھی طاقت جس طرح کی طاقت مثلاً طوفانوں میں ہوتی ہے۔ جس پر کوئی قابو نہ ہو۔ اس لئے نہ صرف انسانوں کو بلکہ حیوانوں کے صحیح اعمال کے لئے ایک اور قوت کی ضرورت ہے جو ہر فرد کے نقطہ نظر سے اچھے اور برے میں تمیز کرتی ہے۔ یہ قوت قرآنی اصطلاح میں نفس لوامہ کہلاتی ہے۔ یعنی وہ نفس جو افعال و اعمال کو فائدہ یا ضرر کے معیار کے مطابق تمیز کرتا ہے۔ ادنیٰ درجہ کے حیوانوں میں کم اور اعلیٰ درجہ کے حیوانوں میں یہ قوت کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ یہی قوت ہے جس سے ایک حیوان یہ تمیز کرتا ہے۔ کہ کونسی کھانے کی چیز ہے۔ اور کونسی کھانے کی نہیں۔ حیوانوں میں یہ قوت دراصل ابتدائی حالت میں ہوتی ہے۔ یہ صرف وقتی مادی ضرر اور مفاد تک محدود ہوتی ہے۔ مادی عقل کا بیج یہیں اگتا ہے۔ لیکن انسان میں جاکر یہ نشوونما پاتا ہے۔ اور ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔ تاہم مادی عقل اپنے کمال کو پہنچ کر بھی ایک محدود الاثر چیز ہے اور زندگی کے تمام مسائل میں راہ نمائی نہیں کر سکتی۔ اس لئے اس پر بھی ایک اور قوت کو حاکم بنایا گیا ہے۔ جس کو ہم ابتدائی حالت میں ضمیر کی آواز کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ قوت نفس لوامہ کی زمین میں پیدا ہوتی ہے۔ اور نفس مطمئنہ میں جاکر تکمیل کو پہنچتی ہے۔ الغرض یہ تینوں قوتیں باہم اس طرح پیوستہ ہیں جس طرح ایک زنجیر کی کڑیاں باہم پیوستہ ہوتی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اسلام حیوان سے انسان اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق سے باخدا انسان بناتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شروع میں حیوان اور انسان میں تمیز مشکل ہوتی ہے۔ اس حالت میں انسان انسان نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ حیوانوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ اس کی عقل اتنی ہی ہوتی ہے۔ جتنی کہ سمجھدار سے سمجھدار حیوان کی عقل ہوتی ہے۔ دراصل اپنے نتائج کے لحاظ سے یہ حالت نفس امارہ کے غلبہ کی حالت ہوتی ہے۔ اور نفس لوامہ کا اثر نہایت خفیف ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ نفس امارہ کا اثر کم ہوتا جاتا ہے۔ اور نفس لوامہ کا اثر بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ انسان انسان کے درجہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس حالت میں بھی انسان گو حیوان سے بہت زیادہ وسعت میں۔ تاہم صرف مادی سود و زیاں تک محدود رہتا ہے۔ وہ عقل سے کام لیکر اپنی مادی ضروریات میں کئی قسم کی سہولتیں پیدا کر لیتا ہے۔ مثلاً وہ اوک سے پانی پینے کی بجائے پیالے سے پانی پینے لگتا ہے۔ کچی اناج اور گوشت کھانے کی بجائے انہیں پکا کر استعمال کرنے لگتا ہے مگر ساتھ ہی ساتھ نفس لوامہ باریک امتیازات بھی سکھاتا ہے۔ مثلاً وہ اجتماعی زندگی کے لئے کچھ اصول بناتا ہے۔ یہاں سے انسان کی اخلاقی زندگی کی ابتداء ہوتی ہے۔ چونکہ اس مرحلہ پر انسانی زندگی ظاہر سے گزر کر غیر مرئی اثرات قبول کرنے لگتی ہے۔ یہ مرحلہ نہایت نازک بن جاتا ہے۔ خالص عقل کی حد تک تو ٹھوس مادی حقائق جن کو حواس سے محسوس کیا جاسکتا ہے اپنا کام کرتے ہیں۔ لیکن جب طبعیات سے گزر کر انسان مابعد الطبیعات کے اثر قبول کرنے لگتا ہے۔ تو وہ صرف مادی عقل کی راہ نمائی سے کامیاب نہیں ہو سکتا اس لئے اس مرحلہ پر قدم جمانے کے لئے مذہب اس کی راہ نمائی کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اس کا جذبہ عبودیت بیدار ہوتا ہے۔ لیکن اس کی حالت اس بچہ کی طرح ہوتی ہے۔ جو چلنا سیکھ رہا ہے۔ اور بغیر سہارے کے چل نہ سکتا ہو۔ چنانچہ فاطر السموات والارض نے اس حالت میں انسان کی راہ نمائی کے لئے ایک قانون بنایا ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً انسانوں میں سے بعض انسانوں کو چن لیتا ہے۔ اور ان کے ذریعہ اس صداقت کی طرف انسان کی راہ نمائی کرتا ہے۔ جس کو پانے کے لئے انسان مضطرب ہوتا ہے۔ اور جس کو وہ مادی دنیا میں مادی عقل کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکتا

انسانی فطرت عجیب طور پر لچکدار بنائی گئی ہے۔ کبھی تو وہ کلی طور پر نفس امارہ کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اور نرا حیوان بن جاتا ہے۔ اور اس کی قوت لوامہ نہایت کمزور ہوکر رہ جاتی ہے۔ اور کبھی قوت لوامہ غالب آجاتی ہے۔ اور انسان اخلاقی حالتوں میں قدم مارنے لگتا ہے۔ اور کبھی وہ اللہ تعالیٰ کی راہ نمائی کے ہاتھ کو پکڑ لیتا ہے۔ اور نفس مطمئنہ کے حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔ کبھی وہ نفس امارہ اور نفس لوامہ کا پیکر بن جاتا ہے۔ اور کبھی وہ نفس لوامہ اور نفس مطمئنہ کے میدان میں ترقی کرتا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ ثم رددناہ اسفل سافلین۔ الا الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون

(سورہ تین)

یعنے اللہ تعالیٰ نے انسان میں خیر و شر کے تمام امکانات رکھے ہیں لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے۔ وہ آہستہ آہستہ پستیوں میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ قرآن کریم کے نقطہ نظر سے انسان اپنی تمام قوتوں کے باوجود اسی وقت فلاح پا سکتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتا ہے۔ ورنہ وہ نفس امارہ کے ہاتھ میں پڑ کر شیطان کا کھلونا بن جاتا ہے

آج کی دنیا کی بیماری یہ ہے۔ کہ اس نے ایمان باللہ اور نتیجۃً ایمان بالمعاد کو غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ اور صرف مادی حدود تک اپنی علمی تحقیقات کو محدود کر لیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ باوجود سائنسی ایجادات کی ترقی کے انسان انسانیت کے لحاظ سے گرتا چلا جاتا ہے اور نفس امارہ کا اثر روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے۔

ان النفس لامارۃ بالسوء

یعنے نفس امارہ ہی بدی کی طرف راہ نمائی کرتا ہے۔ اس لئے نفس امارہ کی ترقی کے ساتھ دنیا کے عام معاشرہ میں برائیاں پروان چڑھ رہی ہیں۔ دنیا کی مجلس

(باقی دیکھیں صہ پر)

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ کا ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۵۵ء میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں اخبار الفضل کے بارہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ

"الفضل ہمارا مرکزی اخبار ہے ...... اگر جماعت کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے پانچ فیصدی بھی اخبار کی اشاعت ہوتی۔ تو دس ہزار اخبار چھپنا چاہیئے تھا اور اگر صرف مردوں میں اس کی خریداری ہوتی تب بھی پانچ ہزار خریدار ہونے چاہیئے تھے۔"

احباب کرام حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تعمیل کیجئے۔ اور اپنے اخبار الفضل کی اشاعت پانچ ہزار تک ضرور پہنچایئے:

مینیجر الفضل ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے صحابی اور جماعت کے مشہور بزرگ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

(از جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل)

مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۵۹ء کو سیرۃ صحابہؓ کے جلسے میں مکرم جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سیرۃ کے موضوع پر جو ایمان افروز مضمون پڑھا تھا اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے ——— (ادارہ)

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں انبیاء اور اولیاء کا ذکر کیا ہے۔ اس سے غرض لوگوں کے لئے ہدایت کے راستوں کو اور زیادہ واضح کرنا ہے تاکہ کسی کے لئے کوئی اندھیرا باقی نہ رہے اور جس طرح انسان کھلے طور پر روشنی کے مینار کی طرح منزلِ مقصود کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ لیں۔ اسی سُنّت کے مطابق آج آپکے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے صحابی اور جماعت کے مشہور بزرگ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالاتِ زندگی بیان کرنے کا فرض میرے ذمہ لگایا گیا ہے۔

حضرت میر صاحبؓ ایک کامل ولی تھے تقویٰ و طہارت میں ممتاز علم و حکمت میں بےمثال اور قابلیت میں حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک۔ آپ کی خاندانی وجاہت تاریخ کا ایک سنہری باب ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام آپ کے جدِّ امجد ہیں۔ سید بہاؤ الدین نقشبند جو نقشبندی سلسلہ کے بانی ہیں۔ اس خاندان کے ایک مشہور بزرگ گزرے ہیں۔ اس سلسلہ نے اسلام کی جو خدمات سرانجام دی ہیں وہ ہندوستان کی مذہبی تاریخ جاننے والوں سے پوشیدہ نہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسی سلسلہ کے مشہور رہنما ہیں۔ جنہوں نے اکبر اور جہانگیر کے زمانہ میں خلافِ اسلام فتنوں کا بڑی پامردی سے مقابلہ کیا اور اسلام کی اشاعت میں بےنظیر خدمات سرانجام دیں۔ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کی اولاد میں خواجہ محمد ناصر دہلوی اور انکے بیٹے اردو کے باکمال شاعر حضرت خواجہ میر درد صاحب دہلوی اپنے زمانہ کے پاک باز بزرگ اور مشہور صوفی تھے۔ خواجہ محمد ناصر کو ایک بار کشف میں حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا ایک خاص نعمت تھی جو خانوادۂ نبوت نے تیرے واسطے محفوظ رکھی تھی اس کی ابتداء تجھ سے ہوئی اور انجام اس کا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوگا۔ یہ خواجہ محمد ناصر اور ان کے بیٹے خواجہ میر درد رحمۃ اللہ علیہما ننھیال کی طرف حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نانا لگتے ہیں اور آپ کے ددھیال میں حضرت شیخ علاؤ الدین عطار نقشبندی جیسے بزرگ شامل ہیں۔ غرض آپ کا گھرانہ قدیم سے دینی وجاہتوں کا مرکز اور دنیاوی عظمتوں کا مہبط چلا آتا ہے۔ علاوہ ازیں امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کا تعلق رشتہ داری آپ کے لئے اور زیادہ لازوال برکتوں کا باعث ہوا۔

حضرت میر صاحبؓ حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا کے حقیقی بھائی تھے اور اس تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برادر نسبتی تھے۔ آپ کی پرورش اور تعلیم و تربیت بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خاص نگرانی میں ہوئی۔ بعد میں آپ کو احمدیت کی روایات کو محفوظ کرنے اور سلسلہ کی بےنظیر خدمات سرانجام دینے کی وہی توفیق ملی جس کا شرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کو حاصل ہوا تھا۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ ۱۸۸۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے تقریباً ۱۶ سال چھوٹے تھے آپ نہایت ہی قابل اور ماہر ڈاکٹر تھے۔ اسکے ساتھ ہی خدمتِ خلق کا خاص ذوق آپ کو عطا ہوا تھا۔ ان دونوں خوبیوں کی وجہ سے آپ محبوبِ عوام تھے۔ دین کا علم اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص طور پر آپ کو عطا ہوا تھا۔ قرآن کریم کے معارف اور حقائق پر آپ کی وسیع نظر تھی۔ الفضل کے فائلوں کا مطالعہ کرنے والے اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ آپ نے کیسے عجیب و غریب انداز میں روحانی مسائل اور اسلامی ہدایات کو لوگوں کے ذہن نشین کرایا۔ "ذکر و فکر" اور دوسرے علمی عنوانوں کے ماتحت آپ بہت دلچسپ مضامین لکھتے رہتے تھے۔ افسوس ہے کہ ان مضامین کا مجموعہ ابھی تک شائع نہیں ہوا۔ ورنہ علم و معارف کے یہ ایسے خزانے ہیں جنہیں دینی استفادہ کے لئے ہمیشہ لوگوں کے مطالعہ میں رہنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں خاکسار آپ کے سامنے چند ایسی روایات بیان کرنا چاہتا ہے جن سے آپ کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر خاص روشنی پڑتی ہے۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ۱۸۹۵ء میں مجھے رمضان قادیان میں گزارنے کا اتفاق ہوا اور میں نے تمام مہینہ حضرت صاحبؑ کے پیچھے نمازِ تہجد یعنی تراویح ادا کی۔ آپ کی یہ عادت تھی کہ وتر اول شب میں پڑھ لیتے تھے۔ اور نمازِ تہجد آٹھ رکعت دو دو رکعت کرکے آخر شب میں ادا فرماتے تھے۔ جس میں آپ ہمیشہ پہلی رکعت میں آیت الکرسی تلاوت فرماتے تھے۔ یعنی اللّٰہ لا اِلٰہ اِلّا ھو سے وھو العلی العظیم تک اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص کی قرأۃ فرماتے تھے اور رکوع و سجود میں یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اکثر پڑھتے تھے۔ اور ایسی آواز سے پڑھتے تھے کہ آپ کی آواز میں سُن سکتا تھا نیز آپ ہمیشہ سحری نمازِ تہجد کے بعد کھاتے تھے اور اس میں اتنی تاخیر فرماتے تھے کہ بعض دفعہ کھاتے کھاتے اذان ہوجاتی تھی۔ اور آپ بعض اوقات اذان ختم ہونے تک کھانا کھاتے رہتے تھے۔ (سیرۃ المہدی صہ ۱۳)

یہ پندرہ سال کے ایک نوجوان کا شوق و ذوق تھا جو بعد میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام سے مشہور ہوا۔

(۲) حضرت میر صاحبؓ فرماتے ہیں:۔ جب میں انٹرنس کا امتحان دے کر ۱۸۹۸ء میں قادیان آیا تو نتیجہ نکلنے سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکثر مجھ سے پوچھا کرتے تھے کہ کوئی خواب دیکھا ہے۔ آخر ایک دن مَیں نے بیان کیا کہ مَیں نے خواب میں گلاب کے پھول دیکھے ہیں۔ فرمانے لگے اس کی تعبیر تو

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالیٰ اپنے وفادار بندہ کو کبھی ضائع نہیں کرتا

"مومن کی بڑی قسمت یہ ہے کہ وہ خدا پر ایمان لاتا ہے اور اس کے فضل پر بھروسہ رکھتا ہے۔ جو شخص خدا سے نااُمید ہوتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ دُنیا تو خود روزے چند اور بے اعتبار ہے۔ ایک خدا ہی ہے جس سے خوشی ہے۔ وہ قادر ہے اور بلا شبہ وہ ہر چیز پر قادر ہے ..... جو شخص نااُمید ہُوا وہ جہنّم میں گیا۔ اگر ہماری جلد ہمارے بدن پر سے الگ کر دی جائے اور ایک آہنی تنور میں ڈال دیا جائے تب بھی ہم اس خدا سے نا امید نہیں ہو سکتے۔ ہمارے لئے ابراہیم کا نمونہ کافی ہے جس نے خدا کی مرضی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کی گردن پر چھُری رکھ دی اور آنکھیں بند کرکے اپنی دانست میں ذبح کر دیا۔ مگر آج اُسی ذبح کردہ کی اس قدر اولاد ہے کہ ہم ان کو گن نہیں سکتے۔ خدا بے وفا نہیں۔ انسان خود بے وفا بنتا ہے۔ خدا غدار نہیں۔ انسان خود غدر کرتا ہے۔ خدا ہرگز اپنے وفادار کو نہیں چھوڑتا۔ مگر بدبخت انسان خود چھوڑتا ہے۔ تب دنیا اور دین دونوں اس کے تباہ ہو جاتے ہیں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صہ ۳۸)

نمبر ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ میں اس سال امتحان میں فیل ہو گیا۔ صفحہ ۶۲

(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پرندوں کا گوشت پسند تھا اور بعض دفعہ بیماری وغیرہ کے دنوں میں بھائی عبدالرحیم کو حکم ہوتا تھا کہ کوئی پرندہ شکار کر لائیں اسی طرح جب تازہ شہد معہ چھتا کے آتا تو آپ اسے پسند فرما کر نوش کرتے تھے۔ صفحہ ۹۶

(۴) ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بچہ نے گھر میں ایک چھپکلی ماری اور پھر اُسے مذاقاً مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی چھوٹی اہلیہ پر پھینک دیا جس پر مارے ڈر کے ان کی چیخیں نکل گئیں اور چونکہ مسجد کا قرب تھا ان کی آواز مسجد میں بھی سنائی دی۔ مولوی عبدالکریم صاحب جب گھر آئے تو انہوں نے غیرت کے جوش میں اپنی بیوی کو بہت کچھ سخت سُست کہا حتّٰی کہ ان کی یہ غصّہ کی آواز حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیچے اپنے مکان میں بھی سن لی چنانچہ اس واقعہ کے متعلق اسی شب حضرت صاحب کو یہ الہام ہوا

"یہ طریق اچھا نہیں اس سے
روک دیا جائے مسلمانوں کے
لیڈر عبدالکریم کو؟"

لطیفہ یہ ہوا کہ صبح مولوی صاحب مرحوم تو بیچارے اس بات پر شرمندہ تھے اور لوگ انہیں مبارکبادیں دے رہے تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام مسلمانوں کا لیڈر رکھا ہے۔ صفحہ ۷۸

حضرت میر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے ہمدرد اور بہت مہمان نواز تھے حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ کے مخلص کارکن تھے اور عرصہ تک جائنٹ ناظر بیت المال رہے بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کی بیوی کو موتیابند ہو گیا۔ ان دنوں امرتسر میں آنکھوں کے اپریشن کا ماہر ایک انگریز ڈاکٹر لگا ہوا تھا اور حضرت میر صاحب بھی اسی ہسپتال میں تھے۔ چنانچہ آپ نے خاص توجہ سے اپریشن کروایا اور اس کے بعد اپنے گھر لے گئے جو ہسپتال کے احاطہ میں ہی تھا۔ اور جتنے دن وہاں قیام رہا ان کا اور ان کی اہلیہ کا کھانا آپ کے ہاں ہی پکتا حضرت خانصاحب ہی کا بیان ہے کہ امرتسر میں کثرت کے ساتھ آپ کے مہمان آتے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات آپ کی ساری تنخواہ مہمان نوازی پر صرف ہو جاتی۔ مگر آپ کی بشاشت میں ذرہ فرق نہ آتا۔

شیخ فضل احمد صاحب جو عرصہ تک افسر

امانت رہے ہیں ان کا بیان ہے کہ ایک بار انہیں مالی تنگی سے دوچار ہونا پڑا۔ انہوں نے قادیان میں ایک مکان پانچ ہزار روپیہ خرچ کرکے بنوایا تھا۔ مشکل اتنی زیادہ تھی کہ وہ اس مکان کو دو تین ہزار میں بھی بیچنے پر آمادہ ہو گئے۔ حضرت میر صاحب سے انہوں نے مشورۃً اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا جب تک میں نہ کہوں مکان نہیں بیچنا۔ مشکل تو بہت تھی لیکن میں نے آپ کے مشورہ پر عمل کیا۔ چنانچہ کچھ مدت بعد وہ مکان ساڑھے چھ ہزار میں بکا۔ جذبۂ خیر خواہی کی یہ ایک عمدہ مثال ہے۔

مولوی محمد یعقوب صاحب انچارج شعبہ زود نویسی نے بیان کیا کہ حضرت میر صاحب نے اپنے ذوق کے مطابق الفضل میں ایک مضمون لکھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر کسی کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اور وہ اپنی لڑکی کا نام بشریٰ رکھے تو اس کے بعد جو بچہ پیدا ہوگا وہ لڑکا ہوگا۔ اس کی اسّی فی صدی امید ہے اور تیس فیصدی یہ امکان ہے کہ اس کے معاً بعد لڑکی پیدا ہو۔ لیکن پھر اس کے بعد دوسرے نمبر پر لڑکا ہوگا چنانچہ میرے ہاں لڑکیاں تھیں۔ آخری لڑکی جب پیدا ہوئی تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام بشریٰ رکھا۔ میں گھر واپس آ رہا تھا کہ راستہ میں حضرت میر صاحب مل گئے۔ میں نے ازراہ مذاق کہا میں نے تو نہیں رکھنا تھا لیکن حضرت صاحب نے لڑکی کا نام بشریٰ رکھا ہے دیکھیں آپ کا قاعدہ کہاں تک پورا ہوتا ہے۔ آپ نے ہنستے ہوئے فرمایا تو اب اس کے بعد دیکھ لو۔ چنانچہ خدا کی قدرت اس کے بعد لڑکا ہوا۔ کوئی سال بھر بعد میر صاحب سے میں نے ذکر کیا کہ آپ کی بات پوری ہوئی اللہ تعالیٰ نے لڑکا دیا ہے۔ آپ نے پھر ہنستے ہوئے فرمایا آپ بھی عجیب ہیں۔ میں تو سمجھتا تھا ایک تھال مٹھائی کا ہوگا اور آپ اکٹھے خوشخبری سنانے آئیں گے۔ آپ نے اطلاع ہی سال بھر بعد دی

آپ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے عاشق صادق تھے۔ آپ کی قلم سے حضرت احدیت تعالیٰ شانہ کی تعریف اور حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ کی توصیف میں جو مضامین نکلے ہیں اور جو نظمیں آپ نے لکھی ہیں ان کے حرف حرف سے بوئے عشق مہکتی محسوس ہوتی ہے آپ نے اللہ تعالیٰ کی ان صفات کو جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے ایک خاص ترتیب کے ساتھ اپنے ایک مضمون میں اردو کا جامہ پہنایا ہے۔ مضمون کا عنوان ہے

"مجھے کیسا خدا چاہیئے"

اس کا آغاز یوں کرتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ اور صرف اللہ تعالیٰ
ہی وہ ذات بابرکات ہمہ پا حسن
و احسانات ہے جس کے سوا
کوئی ہمارا محبوب اور کوئی ہمارا
معبود نہیں۔ وہ ساری کائنات
کا رب ہمارا پیدا کرنے والا۔
پالنے والا اور درجہ بدرجہ ترقی
دینے والا ہے اور وہ ساری
مخلوقات پر بے انتہا رحم کرنے
والا اور نہایت ہی مہربان ہے"

آپ نے ایک تمثیل لکھا۔ اس میں آپ نے ایک عیسائی۔ ایک آریہ اور ایک مولوی کی زبان سے اللہ تعالیٰ کا یہ تصور پیش کیا جو وہ اپنے عقیدہ کے مطابق رکھتے ہیں۔ اس کے بعد ایک احمدی مبشر کا جو تصور خدا ہے اسے بیان کرتے ہیں۔ ایک مجلس قائم ہے اور سوال یہ درپیش ہے کہ خدا کیسا ہے۔ ایک صاحب بولے (مولانا خدا سے اتنا تو نہ ڈرائیے) جب سب لوگ اپنے اپنے عقیدے کے مطابق خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات کے متعلق اپنا تصور بیان کر چکتے ہیں تو احمدی مبشر کی زبان سے ہستی باری تعالیٰ کا تصور بیان ہوتا ہے۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں:۔

اس کے بعد ایک سبز عمامہ پوش نوجوان اٹھا اور اس نے کہا میں تو اس خدا کا قائل ہوں جو بے شک صاحب عظمت و جلال ہے بے شک بیس کمثلہ شیئی ہے۔ بے شک ازلی و ابدی ہے۔ بے شک وراء الوراء ہے۔ بے شک ہمہ علم ہمہ قدرت ہے۔ مگر ساتھ ہی وہ ہمہ تن شفقت۔ ہمہ تن عشق و وفا۔ ہمہ تن غریب نوازی اور ہمہ تن بندہ پروری ہے۔ ہمہ تن قدردانی بھی ہے میری حالت سے پورا باخبر ہے۔ میری دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔ اور میری تربیت کرتا ہے۔ تکالیف کے وقت میری تسلی کرتا ہے۔ بیماری میں میرا علاج کرتا ہے۔ غرض ایسے ہی وہ دلنشیں انداز میں ہستی باری تعالیٰ کا تعارف کراتے چلے جاتے ہیں۔ آپ کے مضامین سدابہار گلستان علم و عرفان ہیں۔ آپ جب بھی پڑھیں گے خواہ بار بار ہی کیوں نہ پڑھیں ایک تازہ ہی لطف اس سے میسر ہوگا اور روحانیت ایک نئی بیداری حاصل کرے گی۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان عجیب عاشقانہ انداز میں بیان کرتے تھے آپ کی مشہور نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام کا انداز کیا ہی محبت خیز ہے۔ ایک اور نعت کے چند اشعار سنئے

محمدؐ مصطفیٰ ہے مجتبیٰ ہے
محمدؐ مہ لقا ہے دلربا ہے
محمدؐ جامع حسن و شمائل
محمدؐ محسن ارض و سما ہے
کمالات نبوت کا خزانہ
اگر پوچھو تو ختم الانبیاء ہے
غرض سچ مچ محمدؐ ہے محمدؐ
تبھی تو چار سو صل علیٰ ہے

آپ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عجیب انداز عشق تھا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار فرمایا۔ "ان کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت بلکہ عشق خاص طور پر پایا جاتا ہے اسی محبت کی وجہ سے روحانیت کا ایک خاص رنگ ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس سے میں سمجھتا ہوں ایسی ٹھوکروں سے وہ جو دوسروں کو لگ سکتی ہیں خدا نے ان کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اس تعلق کی وجہ سے جو برکات ان پر نازل ہوتی ہیں ان کے اور جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گی"

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۴۴ء)

صناع صاحبان

اور

مساجد ممالک بیرون

سیدنا حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مساجد فنڈ کے سلسلہ میں جو سکیم ۱۹۵۲ء میں پیش فرمائی تھی اس کے مطابق مستری لوہار درزی۔ بڑھئی اور مزدوری پیشہ حضرات کے متعلق فیصلہ ہوا تھا کہ ایسے احباب ہر ماہ کی پہلی تاریخ یا مہینہ کا کوئی اور دن مقرر کرکے اس دن کی جو مزدوری ہو اس کا دسواں حصہ اس فنڈ میں ادا کریں۔

تمام صناع صاحبان اس کے مطابق مساجد فنڈ ممالک بیرون کے لئے اپنا چندہ تحریک جدید کو باقاعدگی کے ساتھ بھجواتے رہا کریں۔ اور تفصیل سے وکیل المال تحریک جدید ربوہ کو مطلع فرماتے رہیں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا:۔ عبداللطیف صاحب زرگر بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین

(غلام باری سیف)

لیڈر (بقیہ صٰ۲)

کلبیں۔ لٹریچر وغیرہ سب باتیں نفس امارہ سے متاثر ہو رہی ہیں۔ چنانچہ آجکل جس کو ترقی پسند لٹریچر کہا جاتا ہے۔ اس میں بعض انتہائی برائیوں کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ اخلاقی اور مذہبی پاسبان کمزور ہو چکا ہے۔ اور نفس امارہ کو ہر قسم کی آزادی حاصل ہے اس لئے ایسا لٹریچر خواہ بظاہر کتنا بھی نیک نیتی سے اصلاح اور رہنمائی کے لئے لکھا جائے اس کا برا اثر پڑ رہا ہے۔ یورپ اس حقیقت کو نظر انداز کر رہا ہے۔ اور اس کے متبع میں مشرقی اقوام بھی یہ زہر کا گھونٹ پینے میں کوئی خرابی نہیں سمجھتیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ ترقی پسندانہ ادب کی وجہ سے مشرق کا معاشرہ بھی زہر آلود ہو رہا ہے۔

مغربی داناؤں کی عقل تو یہاں تک ماری گئی ہے کہ ان کے بعض ججوں نے نہایت ہی بداخلاقی سکھانے والے ناولوں۔ افسانوں اور تصاویر کو بے ضرر قرار دیدیا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک امریکی مصنف لارنس کی ایک کتاب جو ممنوع الاشاعت قرار دی گئی تھی۔ بڑی آب و تاب سے از سر نو شائع کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لارنس نے اس ناول میں نہایت گندے مناظر الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔ ان لوگوں کا عذر یہ ہے کہ ہم معاشرہ کے زخم عریاں کر کے معاشرہ کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔ یہ عذر عذر لنگ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عوام اس اصلاحی سبق کو تو نظر انداز کر دیتے ہیں اور نفس امارہ کے رجحانات کا شکار ہو جاتے ہیں اور گندے مناظر کو چٹخارے لے لے کر پڑھتے ہیں اور ان سے متاثر ہو کر خود بھی ویسا ہی کرنے لگتے ہیں۔ گندے مناظر کو اصلاح اخلاق کے بہانے سے پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ بیماری کے جراثیم کو فضا میں پھیلانا۔ جن سے اقوام کی اقوام بیماریوں میں مبتلا ہو کر فنا ہو جاتی ہیں۔

نفس امارہ تو ہر وقت برائی کی تاک میں لگا رہتا ہے۔ مغرب نے جو بے خدا تہذیب پروان چڑھائی ہے۔ نفس امارہ کے غلبہ کے لئے فضا تیار کرتی ہے اور یہ بے خدا تہذیب اب مشرق کا بھی شکار کر رہی ہے۔ اس لئے دنیا کو نفس امارہ کے شیطانی حملے سے بچانے کے لئے ضرور ہے کہ ایمان باللہ اور ایمان بالمعاد کی تحریک کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اسلام نے اسفل سافلین سے بچنے کے لئے یہی نسخہ تجویز کیا ہے۔ الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات فلهم اجر غیر ممنون۔

ہو رہا ہے انتظارِ فضلِ ربِّ لایزال

از مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی ربوہ

سن کے اپنے محسن و آقا کی بیماری کا حال
ہیں دلِ خدام پامالِ غم و رنج و ملال

شرق سے تا غرب جا پہنچی ہے بےچینی کی لہر
ایک سی افسردگی ہے از جنوب و تا شمال

کس کو اطمینان حاصل ہے کسے راحت نصیب
ہر عقیدتمند ہے اک پیکرِ حزن و ملال

فرد یا افراد کی تخصیص کیا تحدید کیا
عالم عشاق ملت ہو رہا ہے خستہ حال

سب دعا بھی کر رہے ہیں صدقہ و خیرات بھی
ہو رہا ہے انتظار فضل رب لایزال

ایسے محسن کے تصدق میں نہ کام آئیں اگر
پھر ہیں کس مصرف کے یہ جان و دل و مال و منال

شکرِ نعمت ہو تو بڑھ جاتی ہے نعمت بالیقین
دل میں اس نکتہ نے پیدا کر دیا ہے یہ خیال

ہم نے بھی پائی تھی نعمت ہم کو بھی لازم تھا شکر
ہم سے غفلت ہو گئی غفلت کا ہی ہے یہ مآل

آہ اس کا ایک شمہ بھی بجا لائے نہ ہم
جس قدر لازم تھا ہم پر شکرِ ربِّ ذوالجلال

نعمتِ عظمیٰ ملی تھی شکر بھی کرتے عظیم
ہم نے لیکن سخت غفلت میں گذارے ماہ و سال

یہ وہ غفلت تھی لگایا جس نے ناشکری کا داغ
کم ہے اس غفلت پہ جتنا بھی ہمیں ہو انفعال

اب یہ لازم ہے کہ ہم سب پہلے غفلت چھوڑ دیں
پھر پکاریں اس کو جو ہے صاحب عزّ و جلال

اے الٰہ العالمیں اے رب و رحمٰن و رحیم
اے احد اے لاشریک و بے عدیل و بے مثال

اے کہ اپنی شان وعدہ کے نہیں کرتا خلاف
اے کہ ہے ہر امر پر قادر علی وجہ الکمال

اے کہ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں
اے کہ جس کے سامنے ہے سہل ہر امرِ محال

اے کہ جو ماؤں سے بھی بڑھ کے ہے محسن اور شفیق
اے کہ جس کے رحم کی ممکن نہیں کوئی مثال

اے خطا پوش اے عطا پوش اے کریم اے کارساز
تجھ سے ہے یہ عرض با عجز و نیاز و ابتہال

شکر نعمت میں جو ایسی سستی و غفلت ہوئی
ہم کو اس پر ہے نہایت رنج بے حد انفعال

اپنے فضل و رحم سے تو یہ خطا کر دے معاف
اپنے لطف و جود سے ہم سب کو تو کر دے نہال

پیارے آقا کو خدایا اب تو صحت بخش دے
یہ ہماری التجا ہے اے خدائے ذوالجلال

صحتِ کامل عطا کر اور دے عمرِ طویل
تیرے آگے اے خدا آسان ہے امر محال

اخترِ ناکارہ کی فریاد سن لے اے خدا
عشق کے دعوے کی ہے ورنہ یہاں کس کو مجال

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں احباب نوٹ فرمائیں (ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

نام جماعت و ضلع

سرگودھا شہر

حافظ مسعود احمد صاحب - جنرل سیکرٹری
بابو غلام رسول صاحب - سیکرٹری مال
محمد سعید احمد صاحب - ″ امور خارجہ
میاں عبدالسمیع صاحب نون ″ اصلاح و ارشاد
بابو محمد عالم صاحب { سیکرٹری تعلیم ″ آڈیٹر
شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ سیکرٹری ضیافت
بھائی محمود احمد صاحب ″ وصایا
شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب امین

گوجرانوالہ شہر

بابو عبدالرحمٰن صاحب عاجز - جنرل سیکرٹری

نام جماعت و ضلع

چوہدری محمد شریف صاحب - سیکرٹری مال
چوہدری عبدالحمید صاحب ″ امور عامہ
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب وکیل ″ امور عامہ
مولوی غلام مصطفےٰ صاحب ″ اصلاح و ارشاد ″ تالیف و تصنیف
بابو اقبال محمد خانصاحب - سیکرٹری وصایا -
میاں محمد شریف صاحب ″ ضیافت
ملک محمد اکرم صاحب محاسب
میر محمد بخش صاحب امین
بابو عبدالکریم صاحب آڈیٹر

سمبڑیال ضلع سیالکوٹ

ملک سراج الدین صاحب - پریذیڈنٹ

۳۱ مئی ۱۹۵۹ء تک چندہ تحریک جدید سو فیصدی ادا کرنیوالی جماعتیں

(قسط اوّل)

۳۱ مئی تک چندہ تحریک جدید دفتر اوّل دوم کا جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ حسب ذیل جماعتوں نے اپنی موعودہ رقمیں کلی طور پر ادا فرما دی ہیں۔ عہدیداران متعلقہ کو مبارک ہو کہ اس طرح اشاعت اسلام کے لئے انہوں نے کمال مستعدی کا مظاہرہ کیا ہے جزاہم اللہ تعالےٰ احسن الجزاء۔ دیگر جماعتیں بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ انشاء اللہ ۳۰ جون تک کے جائزہ کی رپورٹ کسی آئندہ اشاعت میں بدیہ ناظرین کی جائے گی۔

	نام ضلع	نام جماعت	نام سیکرٹریان مال
۱	جھنگ	شورکوٹ	مکرم حکیم عبدالرحمٰن صاحب شمس
۲	″	۱۳۵ / ۶-B کھیال	″ سراج الدین صاحب ثالث
۳	سیالکوٹ	راڈے کے	″ چوہدری غلام رسول صاحب
۴	″	اوچہ جچہ	″ چوہدری غلام رسول صاحب
۵	لاہور	کماس	″ غلام احمد مصطفےٰ صاحب
۶	لائلپور	جنگل امام شاہ	″ حبیب الرحمٰن صاحب
۷	″	چک جھمرہ	″ چوہدری محمد انور صاحب
۸	شیخوپورہ	پڈیانوالہ	″ چوہدری اللہ دتہ صاحب
۹	″	گھکھڑ ورک	″ احمد علی صاحب
۱۰	″	بیدار پور	مکرم مولوی عبدالکریم صاحب
۱۱	گوجرانوالہ	موہلنکی	″ چوہدری سردار خانصاحب
۱۲	″	موہن پور ڈوگراں	″ محمد بخش صاحب
۱۳	″	سعد اللہ پور ڈھلواں	″ عطاء اللہ صاحب
۱۴	گجرات	بہل پور	″ چوہدری محمد افضل صاحب
۱۵	″	کوٹلیاں دراں	″ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۱۶	″	کنجاہ	″ منشی احمد الدین صاحب
۱۷	ہزارہ	حویلیاں	″ چوہدری غلام حسین صاحب
۱۸	ڈیرہ	رانجھن	″ شیخ فاروق احمد صاحب
۱۹	لاڑکانہ	اسلام پور اسٹیٹ	″ چوہدری نجیب اللہ خانصاحب
۲۰	نوابشاہ	دریا خان مری	″ چوہدری صادق احمد صاحب
۲۱	″	گوٹھ امام بخش	مکرم چوہدری علاؤالدین صاحب
۲۲	نوابشاہ	گوٹھ قمرالدین	مکرم حاجی قمرالدین صاحب
۲۳	″	نورآباد اسٹیٹ	″ ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب
۲۴	″	کوٹ مولابخش	″ چوہدری بشارت احمد صاحب
۲۵	حیدرآباد	ظفرآباد دونکا	″ چوہدری سلطان احمد صاحب

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

یوم خلافت کی تقریب پر مختلف مقامات پر جلسے

رسالپور چھاؤنی

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ بروز بدھ بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت ہوا۔ جس میں جماعت کے سب دوست شریک ہوئے۔ سب سے پہلے تلاوت قرآن مجید کرافٹ مین بشیر احمد صاحب نے کی اس کے بعد رانا کرامت اللہ خان نے نظم پڑھی۔ مولوی کرم دین صاحب بشیر نے اور صدر جلسہ سارجنٹ انفیسر ناصر احمد صاحب نے خلافت کی اہمیت پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد حضور پر نور کی صحت کے لئے اجتماعی دعا کرائی گئی (چوہدری علی حسن سیکرٹری مال)

قصور

بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت زیر صدارت خاکسار منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد خواجہ محمد عثمان صاحب۔ شیخ محمد اسلم صاحب نے خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر تقاریر کیں۔

اس کے بعد باتفاق رائے احباب جماعت ریزولیوشن پاس ہوا اور عہد کو دہرایا کہ جماعت ہمیشہ نظام خلافت سے وابستہ رہے گی۔ اور اپنی اولاد در اولاد کو ایسا کرنے کی نصیحت کرے گی بعد دعا جو حضور کی صحت کے لئے اجتماعی طور پر کی گئی جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

(محمد صادق فاروقی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ قصور کوٹ غلام محمد خان)

ڈسکہ

مورخہ ۲۹ مئی بروز جمعہ زیر صدارت میاں محمد ابراہیم صاحب عابد صدر جماعت احمدیہ ڈسکہ جلسہ خلافت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم مولوی خلیل احمد صاحب عالم معلم وقف جدید نے پڑھی۔ بعدہٗ خاکسار نے خلافت کے نظام پر تقریر کی۔ خاکسار کے بعد چوہدری غلام قادر صاحب نیلام اسسٹنٹ نے خلافت کی برکات۔ اور مستری غلام حسین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے خلافت کے فیوض پر تقاریر کیں۔ ان سب کے بعد مکرم عابد صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اطال اللہ عمرہٗ کی صحت کے لئے دعا پر جلسہ برخاست ہوا (منیر احمد شاد انچارج سینٹر وقف جدید ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

ٹکیانہ بھٹیاں (گجرات)

۲۷/۵/۵۹ کو جلسہ یوم خلافت منایا گیا اور حضور انور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے اجتماعی دعا کی گئی (برکت علی خان برجی پریذیڈنٹ ٹکیانہ موضع بھٹیاں ضلع گجرات)

نارنگ منڈی

۲۷/۵/۵۹ کو جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات پر تقاریر ہوئیں۔ نیز جلسہ کے اختتام پر اسلام کی ترقی اور حضرت مصلح موعود کی صحت اور درازی عمر کے لئے ندر مسلسل اجتماعی دعا کی گئی (بہرام خاں۔ ایس۔ ڈی نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ)

گوٹھ (خیرپور)

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ بعد نماز ظہر جلسہ یوم خلافت زیر صدارت چوہدری غلام محمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم چوہدری محمد صادق صاحب نے پڑھی۔ اس کے بعد برکات خلافت پر مولوی ناصر احمد صاحب اور چوہدری منیر احمد صاحب نے روشنی ڈالی بعدہٗ مکرم صدر صاحب نے تقریر کی جلسہ کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

(چوہدری غلام محمد چیمہ جماعت احمدیہ گوٹھ ضلع خیرپور)

تلونڈی کھجوروالی

مورخہ ۲۷/۵/۵۹ کو یوم خلافت منایا گیا اس سلسلہ میں رات کو مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری غلام محمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی اور پھر خاکسار نے خلافت کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک مفصل مضمون پڑھ کر سنایا۔ جلسہ دعا کے ساتھ

اختتام پذیر ہوا۔ جس میں حضور پر نور کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا کی گئی۔ (صفدر احمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ)

پبی ضلع پشاور

۲۷/۵/۵۹ کو بعد نماز ظہر مجلس خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ پبی ضلع پشاور کے زیر اہتمام جلسہ یوم خلافت منعقد ہوا۔

جلسہ کے صدر جناب خانصاحب دانشمند خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پبی تھے۔ سب سے پہلے عزیزم فیروز الدین صاحب نے تلاوت اور نظم پڑھی۔ اس کے بعد نفیر اللہ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پبی نے خلافت حقہ اسلامیہ پر اور جناب محمد وارث خانصاحب نے نظام خلافت پر تقاریر فرمائیں۔ بعدہٗ جناب صدر صاحب نے خطبہ صدارت فرماتے ہوئے نظام خلافت کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ جس میں حضور کے لئے پر درد دعائیں کی گئیں کہ مولا کریم ہمارے آقا کو مکمل صحت اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(نفیر اللہ نائب ناظم محکمہ زراعت پشاور)

دیتا ہے ادارہ کی وسیع فنی امداد میں وہ جو حصہ لیتا ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ ویسے اپریل ۱۹۵۹ء کے شروع میں ۲۹ برطانوی ماہرین دنیا کے متعدد حصوں میں ادارہ کے فنی امدادی منصوبوں سے متعلق تھے علاوہ ازیں ۱۹۵۸ء میں ۲۴ لوگوں کو بین الاقوامی ادارہ محنت کے فیلوشپ دیے گئے تھے یہ لوگ اور ۱۶ مزدور تربیت یاب مطالعہ یا تربیت کی غرض سے برطانیہ گئے

اغراض و مقاصد

غرضیکہ بین الاقوامی ادارہ محنت کے بارے میں برطانیہ کی پالیسی وہ ہے جس کا اظہار مختصر طور پر برطانوی وزیر محنت مسٹر میکوڈ نے ۱۹۵۵ء کی بین الاقوامی محنت کانفرنس میں کیا تھا انہوں نے کہا تھا کہ ہماری ادارہ کی حمایت اور اس سے دلچسپی میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔ اس کے جو اغراض و مقاصد ہیں وہی ہمارے ہیں۔ نیز ہم اس بات پر خاص طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ کہ بین الاقوامی ادارہ اور محنت کا منصوبہ تفصیل کے ساتھ[۴] برطانوی وزارت محنت ہی میں معرض وجود میں آیا تھا۔

غیر ملکی تعلیم کے لئے وظائف

فلپائن دیہاتی لیبر میں ایک سالہ پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے ایس ای اے ٹی او وظائف جو یا ہواری گذارہ خوراک فیس۔ خرچ کتب۔ ٹورسٹ کلاس کرایہ آمد و رفت کو پورا کریگے۔ شرط: سیکنڈ کلاس گریجوایٹ

فارم درخواست و قواعد مسٹر ایس ایم عاصم اسسٹنٹ ایجوکیشنل ایڈوائیزر (ٹیکنیکل) وزارت تعلیم۔ حکومت پاکستان کراچی ۲ سے واپسی چار آنے کی ٹکٹوں والا لفافہ بھیجکر بذریعہ دستی ڈاک یا ۸ آنے والا بھیجکر ہوائی جہاز ڈاک طلب کریں۔ درخواست معہ تازہ پاسپورٹ سائز فوٹو ایجوکیشن منسٹری میں ۱۵ / ۶ تک۔

(پ۔ ٹ ۵۹/۶/۱۵)

(ناظر تعلیم)

بین الاقوامی ادارہ محنت

اب سے چالیس سال اُدھر اپریل ۱۹۱۹ء میں بین الاقوامی ادارہ محنت معاہدہ ورسیلز کے تحت قائم کیا گیا تھا۔ یہ ادارہ خود مختار ادارہ کے طور پر قائم ہوا تھا۔ اور مقصد پیش نظر تھا کہ دنیا بھر کے لوگوں کا معیار زندگی بلند کیا جائے۔ انیسویں صدی کے اوائل میں رابرٹ اووین کے زمانہ سے برطانیہ فرانس اور دیگر ملکوں کے مصلحین نے اس مقصد کے حصول کے لئے بین الاقوامی کارروائی پر بار بار زور دیا ہے۔ چنانچہ اصل مذاکرات ہی جو بالآخر بین الاقوامی ادارہ محنت کے قیام کا سبب بنے تھے۔ برطانوی وفد اور اس کے شعبہ محنت نے ادارہ کا بے مثال اور انتہائی مؤثر آئین وضع کرنے میں سب سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ یہی نہیں بلکہ پہلی بین الاقوامی محنت کانفرنس سے پہلے جو ابتدائی کام ہوا تھا۔ اس کے لئے روپیہ پیسہ دفاتر اور عملہ حکومت برطانیہ نے فراہم کیا۔

سہ طاقتی آئین

بین الاقوامی ادارہ محنت محض ایک بین الحکومتی جماعت ہی نہیں بلکہ خصوصیت کے ساتھ بین الاقوامی محنت کانفرنس اور بین الاقوامی ادارہ محنت کی انتظامیہ کونسل اور مجلس منتظمہ کے اجلاسوں میں منتظم مالکوں اور مزدوروں اور حکومتوں کے نمائندے ہر مرحلہ پر ادارہ کے کام میں حصہ لیتے ہیں۔ بین الاقوامی ادارہ محنت ہی وہ واحد بین الاقوامی جماعت ہے جس کا اپنا سہ طاقتی آئین ہے۔

اپنے قیام کے بیس سال میں یعنی دوسری جنگ عالمگیر شروع ہونے تک بین الاقوامی ادارہ محنت کی تمام تر کوششیں مزدوروں کے تحفظ کے لئے وقف تھیں اس طرح کہ مزدور قوانین کے معیار کو بہتر بنایا جائے اس سلسلہ میں کانفرنس نے بین الاقوامی معاہدات محنت اور سفارشات کیں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد سے ادارہ نے اپنے کام کے ایک اور پہلو کو پوری شدومد سے آگے بڑھایا ہے۔ نیم ترقی یافتہ ممالک جن میں سے اکثر نے حال ہی میں آزادی حاصل کی ہے کی ضروریات پوری کرنے کے لئے معیار قائم کرنے سے زیادہ کسی اور چیز کی ضرورت ہے۔ ان ملکوں کو ہر قسم کی ماہرانہ مدد کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ پیداوار اور معیار زندگی کو بلند کر سکیں۔ وہ اپنے فنی امدادی پروگرام نیز اقوام متحدہ کے فنی امداد کے وسیع پروگرام کے تحت بین الاقوامی ادارہ محنت ان کی ضروریات کو پورا کر رہا ہے یہ ماہرین کی خدمات پیش کرتا ہے اور یہ ماہرین روزگار کے اداروں مزدور تعلقات حفاظت و سلامتی صحت و فلاح و بہبود کے کام اور مزدور نظم و نسق کے تمام پہلوؤں پر صلاح و مشورے دیتے ہیں۔ اساتذہ کو بھی باہر بھیجا جاتا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہ مزدوروں کو فنی تربیت دیں۔ ان کا ایک انتہائی اہم کام یہ ہے کہ مقامی اساتذہ کو جو تربیت کے کام کو نہ صرف جاری رکھیں بلکہ اسے بڑھا سکیں پوری طرح تیار کر دیں۔

برطانیہ کا حصہ

برطانیہ نے بین الاقوامی ادارہ محنت کے تمام کام میں اہم حصہ لیا ہے۔ اس میں محنت مزدوری کے معیار وضع کرنے معاہدات کی توثیق اور فنی امداد کا پروگرام شامل ہے۔

برطانیہ بین الاقوامی ادارہ محنت کے ۸۵ لاکھ ڈالر کے بجٹ کا دس فیصدی حصہ بطور چندہ

جماعت احمدیہ کی شائع کردہ دو کتب پر

ہفت روزہ نئی روشنی سری نگر کا تبصرہ

نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے شائع شدہ دو کتابوں پر سری نگر سے شائع ہونیوالے ہفت روزہ "نئی روشنی" نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ مئی ۱۹۵۹ء میں حسب ذیل تبصرہ کیا:۔

دی لائف آف محمدؐ (انگریزی) مصنفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب ضخامت ۲۳۳ صفحات کاغذ سفید، طباعت گوارہ قیمت فی کاپی تین روپیہ — ملنے کا پتہ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان (مشرقی پنجاب)

حضور رسالت مآب سرور کائنات کی سیرت پاک پر انگریزی زبان میں یہ کتاب بہترین و مستند معلومات کا مجموعہ ہے۔ فاضل مصنف نے ابن ہشام کی کتاب سیرت رسول کے علاوہ بخاری مسلم۔ زرقانی۔ مسند اور طبری کے حوالجات جگہ جگہ دئے ہیں۔ جن سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے اہم واقعات دلنشین انداز میں بیان کئے گئے ہیں ۱۷۲ صفحات تک سیرت پاک کے حالات کتاب میں درج ہیں۔ اور پھر حضورؐ کی شخصیت کردار و تعلیمات پر مختصراً روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہم مسلمان و غیر مسلم تعلیمیافتہ دوستوں سے گذارش کریں گے کہ وہ اس مفید کتاب کا ضرور مطالعہ کریں۔

سکھ مسلم اتحاد کا گلدستہ

ضخامت ۱۷۲ صفحات قیمت فی کاپی ایک روپیہ ملنے کا پتہ:۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان (مشرقی پنجاب) "ب زیر تبصرہ ایک اور انگریزی کتاب "پیو نویں کھل" کا اردو ترجمہ ہے یہ ایک ڈاکومنٹری کتاب ہے۔ جس میں دلائل و قرائن اور مشہور کتب کے حوالجات سے ثابت کیا گیا ہے کہ سکھوں کو مسلمانوں یا مسلمان حکمرانوں سے متعلق جو غلط فہمیاں لاحق ہیں اور ان کے مظالم کی جو داستانیں وہ بیان کرتے ہیں۔ وہ سراسر بے بنیاد اور فرضی ہیں اور یہ سب دوائی اور منافرت انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں عمداً و قصداً پھیلائی تھی جیسا کہ سکھ مورخین کا اعتراف ہے کہ

"انگریز مصنفوں کی یہ سیاسی چال رہی ہے کہ ہندوستانی بادشاہوں۔ راجوں یا نوابوں کو بری شکل میں پیش کیا جائے۔ تاکہ لوگ ان سے نفرت کریں اور انگریزی حکومت کو ترجیح دیں"

(اتہاس پیکھیرا راج صفحہ ۳۱۷)

"ویسٹ انڈیا کمپنی اور سب سڈیری ایڈ سسٹم کے ماتحت سکھ سرداروں نے سیاسی زمانہ کی ضرورت کے مطابق سکھ اتہاس تیار کروایا۔ جو سکھوں میں مروج ہو گیا۔ جاہل سکھوں نے اس اتہاس کو مستند مان لیا (سکھ اتہاس وانشٹ کیویں صفحہ ۱۷۱) کتاب میں گورو صاحبان کی تعلیمات اور سکھ محققین و مورخین کی مسلمان بادشاہوں سے متعلق اصل حقائق درج ہیں۔ جن کا مطالعہ نہ صرف تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے اشخاص کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ بلکہ ہر اس شخص کا جو اصل واقعات و حالات سے روشناس ہونا چاہتا ہو یہ کتاب کثیر تعداد میں مفت تقسیم کرنی چاہئے ضرورت ہے اور کوئی بھی علمی ادارہ اس سے خالی نہیں رہنا چاہئے۔

”معاوضہ کے قانون میں ترمیم نہیں کی جائے گی“

وزیر بحالیات لفٹیننٹ جنرل اعظم خاں کا بیان

لاہور ۲۰ر جون۔ مرکزی وزیر آبادکاری لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے کل صوبائی دارالحکومت میں بتایا کہ دعویدار شہری مہاجرین کو اپنی مقبوضہ متروکہ جائدادوں کا آپس میں تبادلہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ شہری مہاجرین کی مستقل آبادکاری سے متعلقہ موجودہ قانون میں اس مقصد کے لئے ترمیم نہیں کی جائے گی۔ فی الحال ایسی کوئی باقاعدہ تجویز کسی بھی سطح پر زیر غور نہیں۔

لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں مغربی پاکستان اور بعض دوسرے یورپی ممالک کا دو ماہ تک دورہ کرنے کے بعد چند دن قبل کراچی پہنچے تھے۔ اب آپ مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں آبادکاری کے کام کا جائزہ لینے کے سلسلہ میں لاہور آئے ہیں۔

آپ کراچی سے بذریعہ تیز گام کل دوپہر صوبائی دارالحکومت میں پہنچے۔ ریلوے سٹیشن پر چیف سیٹلمنٹ کمشنر مسٹر سید ہاشم رضا، چیف لینڈ کمشنر مسٹر آئی یو خان، بورڈ آف ریونیو کے رکن مسٹر ڈبلیو اے عباسی، انجینئر کمشنر مسٹر خورشید الزمان اور متعدد دوسرے حکام نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ وزیر آبادکاری نے پلیٹ فارم پر مقامی اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو کے دوران دعویدار شہری مہاجرین کو اپنی مقبوضہ متروکہ جائدادوں کا آپس میں تبادلہ کرنے کی اجازت دینے سے متعلق ایک خبر رساں ایجنسی کی حالیہ خبر کی تردید کرتے ہوئے کہا کہ ”پہلے بھی متعدد افراد اپنے ذاتی مفادات کی تکمیل کے لئے معاوضہ کی ادائیگی کے قانون میں ترمیم کرنے کی ترغیب دیتے رہے ہیں لیکن ہم ہمیشہ انکار کرتے رہے ہیں“۔

وزیر آبادکاری نے کہا کہ دعویدار شہری مہاجرین کو معاوضہ کی ادائیگی کا قانون بہت سوچ سمجھ کر وضع کیا گیا تھا۔ اس قانون کا مقصد یہ ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں سے انصاف ہو اور مقررہ وقت میں آبادکاری کا کام مکمل ہو۔ آپ نے کہا کہ اگر ہم محدود سے چند لوگوں کے فائدہ کے لئے اس قانون میں ترمیم کرتے رہیں تو آبادکاری کا کام پروگرام کے مطابق ختم نہیں ہوگا۔ حالانکہ ہم طے کر چکے ہوئے ہیں کہ یہ اہم کام سالِ رواں ختم ہونے سے پہلے مکمل کر دیا جائے۔ ہم اس وعدہ پر اب بھی قائم ہیں اور انشاء اللہ قائم رہیں گے۔

وزیر آبادکاری نے کہا کہ تاہم جن شہری مہاجرین کے دعووں کی مالیت تھوڑی ہوگی اور جن کے موجودہ ذرائع آمدنی تھوڑے ہوں گے انہیں ترغیب دی جائے گی کہ وہ اپنی حیثیت سے زیادہ مالیت کی متروکہ جائدادوں پر مالکانہ حقوق حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح ملک میں افراطِ زر پیدا ہوگا۔ اور قومی معیشت پر برا اثر پڑے گا۔

لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان نے ایک سوال پر کہا کہ میں نے مغربی جرمنی سے پاکستان کے لئے جو ستره کروڑ مارک کا قرضہ حاصل کیا ہے وہ چھوٹی صنعتوں کو فروغ دینے کے کام میں استعمال کیا جائے گا۔ کیونکہ اس طرح نہ صرف ملک کی معیشت بہتر ہوگی بلکہ شہری مہاجرین کی مستقل آبادکاری کا مطلب یہ ہے کہ انہیں رہائش گاہوں کے علاوہ نہ صرف روزگار مہیا کیا جائے بلکہ ان کی تعلیم و تربیت (بالخصوص ٹیکنیکل) کا بھی انتظام ہو۔

درخواستہائے دعا

(۱) یہ امر ہمارے لئے موجب تسکین ہے کہ احباب جماعت عزیزہ قدسیہ کی صحتیابی کیلئے دعائیں کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل نازل فرمائے۔ آمین۔ بہوچ مؤرخہ ۲۰ر جون کی صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حالت تا حال خطرناک ہے۔ ٹمپریچر کنٹرول نہیں ہو سکا۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ ڈاکٹر کرنل ضیاء اللہ صاحب نے کل ڈاکٹر پیرزادہ صاحب اور دیگر ماہرین کی کانفرنس بلائی اور لمبے غور و فکر کے بعد علاج میں بعض تبدیلیاں کیں۔ اصل شافی خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے عزیزہ کو جلد کامل صحت بخشے اور لمبی مسرت اور صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔ (مشتاق احمد باجوہ۔ ربوہ)

(۲) میرے والد صاحب مکرم ملک عزیز محمد صاحب پلیڈر ڈیرہ غازیخان دو ہفتہ سے بعارضہ جگر بیمار رہے ہیں۔ اب گو پہلے سے بہت افاقہ ہے مگر کمزوری باقی ہے احباب سے دعا کیلئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ابا جان کو مکمل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ملک نسیم احمد پلیڈر ڈیرہ غازیخان)

یورپ کے احمدیہ مشنوں میں عید الاضحیٰ کی تقریب (بقیہ صفحہ اول)

۲۔ ہمبورگ (مغربی جرمنی)

ہمبورگ مغربی جرمنی سے آمدہ تار مظہر ہے:۔

”مسجد احمدیہ ہمبورگ میں عید الاضحیٰ کی تقریب پورے اہتمام سے منائی گئی۔ نماز عید میں جرمنی کے نو مسلم احباب کے علاوہ پاکستان ہندوستان ترکی، سعودی عرب، شام اور یوگوسلاویہ کے مسلمان احباب نے بھی بھاری تعداد میں شرکت کی۔ امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب نے نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ میں قربانی کی اہمیت اور اس کی فلاسفی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔“

۳۔ زیورچ (سوئٹزرلینڈ)

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کی طرف سے آمدہ تار مظہر ہے کہ:۔

”زیورچ کے احمدیہ مشن میں عید الاضحیٰ کی تقریب کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ تقریب میں متعدد ملکوں کے مسلم احباب اور دیگر احباب نے شرکت کی۔

احمدیہ مشن سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے نماز عید پڑھانے کے بعد قربانی کی اہمیت پر خطبہ دیا۔ بعد ازاں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعا کی گئی۔

مکرم جناب شیخ ناصر احمد صاحب نے آسٹریا کا تبلیغی دورہ مکمل کر لیا ہے۔ آپ نے وی آنا اور آسٹریا کے دوسرے شہروں میں متعدد لیکچر دئے ریڈیو پر تقاریر نشر کیں اور پریس ملاقاتوں کے ذریعہ اہل آسٹریا تک اسلام کا پیغام پہنچایا۔ وی آنا ریڈیو سے آپ کی عنقریب ایک اور تقریر بھی نشر کی جائے گی“

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ضابطہ دیوانی

بعدالت سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع ہرسہ شیخ تحصیل چنیوٹ

مسماۃ بانو بی بی بیوہ غلام شاہ۔ محمود شاہ۔ احمد شاہ۔ اکرام شاہ پسران غلام شاہ۔ مسماۃ جنت بی بی۔ مسماۃ عائشہ بی بی۔ مسماۃ زینب بی بی۔ دختران غلام شاہ نیکوکار ساکنہ ہرسہ شیخ تحصیل چنیوٹ بنام وڈھایا رام۔ سوہنا رام پسران گنیشداس غیر مسلم حال لاپتہ درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۳ کا ⅕ حصہ بقدر ۳۴ کنال ۳ مرلہ۔ کھاتہ نمبر ۲۰۲ کا $\frac{3}{4}$ حصہ بقدر ۴۰ کنال ۱۸ مرلہ۔ کھاتہ نمبر ۲۰۳ کا $\frac{1}{4}$ حصہ بقدر ۵ کنال ۷ مرلہ۔ کھاتہ نمبر ۴۰۳ کا $\frac{2}{4}$ حصہ بقدر ۲۱ کنال ۱۸ مرلہ کل تعدادی ۱۰۴ کنال ۶ مرلہ۔ مندرجہ بالا میں وڈھایا رام فریق دوم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ ترک سکونت کر کے ہندوستان چلا گیا ہے۔ جن پر باآسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۳۰/۶/۵۸ بوقت صبح ۸ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔

آج مورخہ ۹/۶/۵۸ کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت ۔ دستخط حاکم